درسِ توحید

دینِ اسلام انتہائی سادہ اور آسان دین ہے، اس میں کوئی اینچ پیچ نہیں —— دینِ اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کی بنیادی تعلیم توحید ہے — اسلام نے شرک کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا تھا، لیکن آج شرک کی اس میں اس حد تک آمیزش کر دی گئی ہے کہ اصل دین پسِ پردہ چلا گیا اور خود ساختہ دین لوگوں میں رواج پا گیا ہے —— جو کام اسلام میں باعثِ ضلالت تھے، آج وہ راہِ ہدایت ہیں، حتیٰ کہ توحید شرک ہو گئی اور شرک توحید بن گیا، اسلام کفر ہو گیا اور کفر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ لیا —— سنّت بدعت کہلائی جانے لگی اور بدعت سنّت کے روپ میں سامنے آ گئی!

یہ تغیر کیونکر رونما ہوا، یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ اس سوال کا جواب قرآنِ مجید نے بہت پہلے دے دیا ہے:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" (التوبۃ: ۳۴)

"ایمان والو! بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔"

علمائے سوء اور بدعتی پیروں نے اپنی طمعِ نفسانی اور دنیا طلبی کی غرض سے ہمارے سادہ لوح عوام کو اپنے مکر و فریب کے جال میں پھانس کر توحید و سنت پر خوب پردہ ڈالا اور شرک و بدعت، کفر و ضلالت کو اس طرح چمکانے کی کوشش کی کہ اپنے زعمِ باطل میں توحید کے آفتاب کو اس کے سامنے مدھم بنا دیا —— معبودِ حقیقی کی صفات غیر اللہ میں منوا دیں اور قبر پرستی، ارواح پرستی، رسومِ تعزیہ داری، علم، الاؤ، خواجہ خضر کی ناؤ، بی بی کی صحنک، قبروں پر عرضیاں، قبروں پر عرس، ناچ گانے، غیر اللہ کی نذر و

نیاز، بزرگوں کے نام کے ورد و وظائف، فال گنڈے، ٹونے ٹوٹکے، بدشگونی، توہم پرستی، اصلی و نقلی قبروں کے سجدے اور طواف، ان پر پھولوں کی چادروں اور غلافوں کے علاوہ دیگر چڑھاوے ــــ نبی، ولی، پیر، شہید کو غیب دان جاننا، ان کی ارواح کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا وغیرہ وغیرہ ایسی سینکڑوں بدعات و خرافات اور بدعقیدگیاں داخلِ اسلام کر دیں ــــ نتیجہ یہ کہ لاکھوں نہیں، کروڑوں مسلمان قبروں کے پجاری، اور لاکھوں مجاور مزاروں کے بیوپاری بن بیٹھے ــــ آہ! قیصر و کسریٰ کی مملکتوں سے خراج وصول کرنے والے اب بزرگوں کی قبروں کی کمائی پر جینے لگے اور ہزار ہا ایسی آیات و احادیث، جو ان لغویات سے روکتی اور ان کی مذمت کرتی، انہیں شرک و کفر و بدعت قرار دیتی ہیں، کی موجودگی کے باوجود وہ اپنے ان افعالِ قبیحہ و مذمومہ سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کرتے ــــ حالانکہ انہی کتاب و سنّت کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک و بدعت کی منڈیوں اور بستیوں کو ویران و بیابان بنا دیا تھا، کفر و شرک کے ایوانوں میں تہلکہ مچا دیا، لات و منات کے پجاریوں کو معبودِ واحد کی چوکھٹ پر جھکا دیا اور حضرت مریم و عیسیٰؑ میں خدائی صفات ماننے والوں کو توحید کا رسیا بنا دیا تھا ــــ انبیاءؑ و اولیاء کی قبروں پر منتیں ماننے، چادریں چڑھانے والوں کو قادرِ مطلق کا عبادت گزار اور فرمانبردار بنا کر صرف اور صرف اسی کے در کا سوالی بنا دیا تھا ــــ بقول مولانا حالی ؎

لگاؤ تو لَو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم
اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرّا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

عجیب بات یہ کہ سب کے سب انبیاءؑ و اولیاء و شہداء تو مخلوق کو خالق کی ڈیوڑھی پر لا کھڑا کرتے ہوئے ان کے دلوں میں رحمانی جاہ و جلال کا سکہ بٹھاتے ہوئے، نیز ان تمام باطل عقائد کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے تھے جو مخلوق کو خالق کے برابر لا کھڑا کرنے کے موجب بنتے تھے ــــ لیکن

افسوس آج انہی کے نام لیوا اور کلمۂ توحید کے پڑھنے والے توحید کے دشمن ہو رہے ہیں اور شرک وکفر کے انہی تاریک غاروں میں گھس کر، جن میں گر کر اگلی قومیں تباہ وبرباد ہوگئی تھیں، انہی بزرگوں کے بارے ایسے عقیدے رکھتے اور ان کی قبروں پر ایسے کام کر رہے ہیں جو بُت پرست اپنے بتوں کے مندروں میں کرتے تھے —— سخت حیرت اور بے حد تعجب کا مقام ہے کہ شرک کو اسلام اور کفر کو ایمان سمجھ لیا گیا —— طاقوں، تعزیوں، مقبروں، چبوتروں اور تھان و نشان پر سر جھکنے لگے، لیکن مساجد خالی اور بے رونق ہو کر رہ گئیں!

ذرا سوچئے کہ وہ اسلام جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر چھوڑ کر، پیٹ پر پتھر باندھ کر، طرح طرح کے مصائب جھیل کر پھیلایا تھا اور جسے صحابہ کرامؓ نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے پالا تھا، آج کی لغویات وخرافات کو اس دین سے کیا نسبت ہے؟ —— چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک؟ —— اسی بناء پر کسی نے کہا ہے کہ ؎

دل صنم خانہ بنا دیا یادِ غیر اللہ سے
بُت بھی اب کہنے لگے "مسلم نما کافر" ہمیں

جہاں تک اللہ رب العزت کی ربوبیت وخالقیت کا تعلق ہے، تو اس سے انکار نہ تو اسلام سے پیشتر کسی کو تھا اور نہ اب کسی کو ہے —— کوئی ہندو بھی مٹی پتھر اور لکڑی کے بنائے ہوئے بتوں کو خالق و رب نہیں مانتا، پارسی بھی آگ کو مظہرِ ایزدی کہتے ہیں، اسے خُدا نہیں کہتے —— یہود ونصاریٰ بھی اللہ رب العزت کو مانتے تھے اور کفارِ عرب بھی اس کی ربوبیت وخالقیت کے قائل تھے، اس کی ہستی کو مانتے تھے —— اور با ایں ہمہ اگر وہ کافر یا مشرک قرار پائے تو مقامِ غور ہے کہ ان کا شرک آخر کیا تھا؟ —— یہی نا کہ وہ اپنے اپنے بزرگوں، معبودوں کے ساتھ وہی افعالِ شرکیہ وکفریہ کرتے تھے جو آج کے بیشتر کلمہ گو اور مسلمان کہلانے والے اپنے بزرگانِ دین کے ساتھ کر رہے ہیں اور توحید کے دشمن بن کر اسلام کو جڑ پیڑ سے اکھاڑنے کی کوشش میں مصروف ہیں —— ذرا انصاف کیجئے کہ پھر صرف وہی مشرک وکافر کیوں قرار پائے اور انہی حرکات

کا مرتکب مسلمان، موحد و مومن کیونکر ہُوا ؟ —— مولانا حالی نے کیا خوب فرمایا تھا ؎

کرے غیر گر بُت کی پُوجا تو کافر بنائے خُدا کا جو بیٹا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں ؟
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں ؟
نبی کو جو چاہیں خُدا کر دکھائیں اماموں کا رُتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے

ہاں اگر کسی کو ہمارے اس دعوٰی کے بارے شک ہو تو درج ذیل اشعار ملاحظہ ہوں جن میں ان کے موجودہ اسلام نما کفر کی پوری تصویر مع خط و خال نظر آرہی ہے ؎

۱۔ حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خُدا ہے
ہیں در پہ خواجہ کے سجدہ روا ہے

۲۔ بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

۳۔ وہی جو مستوی تھا عرش پر خُدا ہو کر
اُتر پڑا مدینے میں مصطفٰے ہو کر

۴۔ ہمارے سرورِ عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے
خدا سے ملنا چاہے تو محمدؐ کو خُدا جانے

۵۔ اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے؟
جو کچھ بھی لینا ہے، لے لیں گے محمدؐ سے

۶۔ وہی لاہوت وہی ناسوت غرض ہر ہر شئے
شکل بسمل میں وہ انسان بنے بیٹھے ہیں

۷۔ اٹھا کر میم کا گھونگھٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذاتِ احمدؐ میں احد روپوش رہتا ہے

۸۔ شریعت کا ڈر ہے، نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

جبکہ اسلام کی سب سے پہلی تعلیم ہی یہ ہے کہ مسلمان شرک سے بچے اور توحید پر قائم رہے ـــــ اگر آدمی توحید پر مضبوط رہا تو اس کے اعمالِ حسنہ اللہ ربّ العزت کے ہاں مقبول ہیں، ورنہ سب مردود و اکارت، گئے ـــــ قرآنِ مجید کی سورۃ الانعام میں اللہ رب العزت نے اٹھارہ پیغمبروں کے نام گنوائے پھر ان کے آباؤ اجداد، ان کے بھائیوں اور ان کی اولادوں کا نام لیتے ہوئے فرمایا:

"وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔"

(الانعام : ۸۹)

کہ "اگر یہ لوگ بھی شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے۔"

حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔"

(الزّمر : ٦٥)

"اے نبیؐ، آپ کی طرف اور آپ سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاءؑ کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا کیا کرایا سب ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔"

نیز فرمایا:

"فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۔"

(الشّعراء : ۲۱۳)

"اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکاریئے، ورنہ آپ بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔"

سورۃ المائدہ میں ارشاد ہوا :

"اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۔" (آیت ۷۲)

"جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس پہ اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔"

سورۃ النسآء کی آیت ۱۱۶ میں فرمایا :

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔"

"اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا، اس کے سوا سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے!"

سورۃ التوبہ میں شرک پر مرنے والوں کے لیے بخشش کی دعاء تک کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۔" (۱۱۳)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلِ ایمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعاء کریں، خواہ وہ ان کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں، جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔"

آیاتِ قرآنی کے بعد شرک کی مذمت میں چند احادیثِ نبوی بھی ملاحظہ ہوں :

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ سے فرمایا :

"لا تشرك بالله شيئا وان قتلت وحرقت ۔" (مسند احمد)

"اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔"

صحیح مسلم میں ہے، آپؐ نے فرمایا :

"سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو!" ـــــ اس کے بعد آپؐ نے سرِفہرست

جس چیز کا نام لیا، وہ شرک تھا!

ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کے گناہ معاف فرماتا رہتا ہے، جب تک اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب واقع نہ ہو ——"

صحابہؓ نے حجاب کی تعریف پوچھی تو فرمایا:

"حجاب کا مطلب یہ ہے کہ انسان مرتے دم تک شرک میں مبتلا رہے"

صحیح بخاری میں ہے، آپؐ نے فرمایا:

"روزِ قیامت حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ آذر کی بخشش کے لیے سفارش کریں گے تو جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:

"اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ"

"میں نے جنّت کافروں پر حرام کر رکھی ہے"

چنانچہ آپؐ کی سفارش رد کر دی جائے گی!

شرک کیا ہے؟

شرک توحید کی ضد ہے، لہٰذا شرک کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے ہمیں توحید کے تقاضے معلوم ہونے چاہئیں —— مثلاً:

(۱) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ" (قٓ:۱۶)

"ہم رگِ گردن سے بھی بندے کے زیادہ قریب ہیں"

لہٰذا اللہ ربّ العزّت کسی وسیلہ، واسطہ اور ذریعہ کے بغیر سب کی پکار سنتا ہے، سب کا نگہبان ہے، ہر حال میں حاضر و ناظر ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے —— خواہ وہ دور ہو یا نزدیک، چھپی ہو یا کھلی، اندھیرے میں ہو یا اجالے میں، آسمان میں ہو یا زمین میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہو یا سمندروں کی تہوں میں، جنگلوں میدانوں میں ہو یا چٹانوں میں! —— لیکن اگر کوئی شخص کسی نبی، ولی، پیر، فقیر یا شہید کے بارے یہی عقیدہ رکھے کہ وہ حاضر و ناظر، سنتا دیکھتا ہے —— چنانچہ اٹھتے بیٹھتے

اس کا نام جپے، دور یا نزدیک سے اسے پکارے، مصائب میں اس کی دہائی دے، دشمن پر حملہ کرتے وقت اس کا نام لے، اس کے نام کا ختم پڑھے، اس کی صورت کا تصوّر باندھے، اسے واقفِ رازِ خفی وجلی جانے تو ایسا شخص مشرک ہو جائے گا۔ اور یہ "شرک فی العلم" ہے!

(۲) اللہ تعالیٰ اپنے ارادے سے تصرف کرتا ہے۔ مخلوقات پر اپنا حکم جاری کرتا ہے، اپنی خوشی سے مارتا جلاتا ہے، رزق کشادہ کرتا یا تنگ کرتا ہے، تندرستی عطا فرماتا یا بیمار کرتا ہے — غرض خوشی یا غمی، قحط یا ارزانی، اقبال یا ادبار، فتح یا شکست اور مشکل کشائی و حاجت روائی سب کچھ اسی قادر و قیوم کے قبضۂ قدرت میں ہے — لیکن اگر کوئی شخص کسی اور کے بارے یہی عقائد رکھے، خواہ کسے باشد، کہ وہ تصرف کی یہی قدرت از خود رکھتا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اسے یہ قدرت بخشی ہے تو ایسا شخص بھی مشرک ہو جاتا ہے اور یہ "شرک فی التصرف" ہے۔

(۳) اللہ ربّ العزت نے تعظیم کے بعض کام اپنے لیے خاص رکھے ہیں۔ مثلاً رکوع، سجدہ، عجز و نیاز سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا — اسی طرح اس کے نام پر مال خرچ کرنا، اس کے نام کا روزہ رکھنا، اس کے گھر کی طرف دور و نزدیک سے چل کر آنا، اس کے گھر کا طواف کرنا، اس کی طرف قربانی لے کر جانا، وہاں منتیں ماننا، اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا، اس کا مجاور بننا، اس کے گھر کی خدمت میں مشغول رہنا — نیز فرش فروش، روشنی، صفائی، پانی وغیرہ کا سامان کرنا، اس کے کنوئیں کے پانی کو متبرک سمجھنا — یہ سب عبادت کے کام ہیں جو معبودِ برحق نے اپنے لیے خاص کر رکھے ہیں — اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ کسی نبی، ولی، پیر، شہید وغیرہ کے مزارات بھی اس طرح کی تعظیم و عبادت و خدمت کے لائق ہیں، یا کسی بزرگ کی ایسی ہی تعظیم کرنے سے لوگوں کی مشکلات دور ہوتی یا حاجت روائیاں ہوتی ہیں تو ایسا شخص بھی مشرک ہو جاتا ہے، اور "یہ شرک فی العبادۃ" ہے۔

نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے

اور کوئی بھی اس صفت میں اللہ ربّ العزت کا شریک و ساجھی نہیں — حتیٰ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو افضل البشر ہیں، سیدِ ولدِ آدم

ہیں، تمام انبیاءؑ کے سردار ہیں، شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین ہیں، آپؐ بھی باوجود اس عظمت و بزرگی و شرف کے اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں شریک وسہیم نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے خود آپؐ سے یہ اعلان کروایا کہ :

"قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا۔" (الجن: ۲۱-۲۲)

"اے نبیؐ، آپؐ فرمادیں، میں تمہارے لیے نفع ونقصان کا اختیار ہرگز نہیں رکھتا۔ نیز فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مجھے کوئی بھی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سوا کسی کی پناہ نہیں پاؤں گا"!

غور فرمائیے، جب قرآنِ مجید کی نظر میں خود آپؐ کو بھی نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت نہ تو از خود حاصل ہے اور نہ اللہ کی طرف سے بخشی ہوئی، تو دوسرا کون ہے جو نفع ونقصان کا مالک، مشکل کشا یا حاجت روا ہو سکتا ہے؟ ـــــ مسلمانوں کو قرآنِ مجید کے فیصلہ پر سرِ تسلیم خم کر دینا چاہیے!

غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا صریح شرک ہے!

غیر اللہ کو (ما فوق الاسباب) مدد کے لیے پکارنا بھی قرآنِ مجید کی روشنی میں صریح شرک ہے ـــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ۔" (یونس: ۱۰۶)

"اور اللہ کے سوا کسی کو مت پکاریئے جو نہ آپؐ کو کوئی نفع دے سکے اور نہ نقصان پہنچا سکے، اگر آپ ایسا کریں گے تو ظلم کے مرتکب ہوں گے"!

تعجب ہے آج جو لوگ غیر اللہ کی پکار کے قائل ہیں اور اس بات کے دعویدار کہ مُردے سنتے ہیں، وہ ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ کو حنفی بھی کہلواتے ہیں ـــــ حالانکہ خود امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مُردوں کا سُننا ثابت نہیں۔ حنفی مذہب کی معتبر کتابوں، مثلاً ہدایہ، عنایہ، کنایہ، فتح القدیر، عینی، مستخلص وغیرہ میں یہ قطعی فیصلہ موجود

ہے ـــــ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اولیاء اللہ کی قبروں پر آیا کرتا اور انہیں سلام کرکے ان سے یوں خطاب کرتا: "کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کئی مہینوں سے آرہا ہوں، تمہیں پکار رہا ہوں اور میں تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے لیے اللہ سے نیک دعاء کرو"۔ امام صاحبؒ نے یہ سُن کر اس شخص سے پوچھا "کیا ان اولیاء اللہ نے تمہیں کوئی جواب دیا؟" اس نے کہا، "نہیں"! آپؒ نہایت غصہ ہوئے اور فرمایا، "تجھ کو دوری ہو، تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں، تو ان کو پکارتا ہے اور ان سے حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ جواب دے سکیں اور نہ انہیں کسی چیز پر اختیار حاصل ہے، بلکہ وہ تو سُن بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔" (فاطر: ۲۲)

"اے نبیؐ، آپ قبروں والوں کو سُنا نہیں سکتے"!

قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیات موجود ہیں جو غیر اللہ کی پکار سے روکتی ہیں ـــــ مثلاً سورۃ النحل آیت ۲۰-۲۱ میں فرمایا:

"وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ۔"

"اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں، وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود مخلوق ہیں۔ مُردہ ہیں، زندہ نہیں۔ اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے"۔

ایک مقام پر فرمایا:

"وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۔" (الاحقاف: ۵)

"وہ ان کی پکار سے غافل ہیں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد ہوا:

"فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى"! (الروم: ۵۲)

"بلاشبہ آپؐ مُردوں کو نہیں سنا سکتے"!

قبر پرستوں کی قبر پرستی کی تمام تر بنیاد مُردوں کے سننے پر قائم ہے اور جسے قرآنِ مجید نے بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیا ہے۔

قرآنِ مجید کی آیات سے شرک کی تردید!

اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد طلب کرنا، خواہ وہ نبی ہو، ولی ہو یا شہید ہو، غیر اللہ کو سجدے کرنا، غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا، غیر اللہ کو حاضر و ناظر جان کر نزدیک و دُور سے پکارنا، یہ سب کام شرک میں داخل ہیں، جبکہ شرک کی تردید و مذمت سے قرآنِ مجید بھرا پڑا ہے۔ ذیل میں چند آیات درج کی جاتی ہیں۔ دُعا ہے، اللہ تعالیٰ گم کردہ راہوں کو ہدایت عطا فرمائے!

(۱) وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاۤءِ شُفَعَاۤؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔" (یونس : ۱۸)

"اور اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں! اے نبیؐ، آپؐ فرما دیجیے، کیا تم اللہ کو ایسی بات کی خبر دینا چاہتے ہو جس کا وجود نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے"!

اس آیت میں مشرکین کے اس رویہ کی تردید کی گئی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کو اللہ کے ہاں سفارشی بنا کر، ان کے وسیلہ سے دعاء کیا کرتے تھے، اور قرآنِ مجید نے اس پکار کو ان کی عبادت سے بھی تعبیر فرمایا ہے اور شرک سے بھی! —— آج بھی بہت سے لوگ قبروں پر جا کر ان کے واسطے وسیلے سے دعائیں کرتے ہیں، لہٰذا یہ حرکت صریحاً مشرکانہ ہے۔

(۲) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ

لَهٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ۔" (الاحقاف : ۵-۶)

"اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے، اور ان کو ان کے پکارنے ہی کی خبر نہ ہو۔ اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے، وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے انکار کر دیں گے۔"

اس آیت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ پکارنا بھی عبادت ہے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پکارنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ مشرکین جن کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار سے نہ صرف بے خبر ہیں، بلکہ اس شرک کی بناء پر روزِ قیامت وہ ان کے دشمن بھی ہو جائیں گے —— پھر سفارشی کون بنے گا؟ فافہم و تدبّر!

(۳) "اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔"

(الاعراف : ۱۹۴)

"جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو، اگر تم سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں۔"

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی پکار، ان کی عبادت ہے، جبکہ عبادت صرف اللہ کا حق ہے —— لہٰذا یہ صریحاً شرک ہے —— آج کل لوگ "یا علی مدد" "یا پنجتن پاک" "یا رسول اللہ مدد" کے نعرے لگاتے ہیں، یہ ان بزرگوں کی عبادت بھی ہے اور قرآنِ مجید کی اس آیت کے بھی صریحاً خلاف:

"اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔" (الفاتحۃ)

"ہم خاص تیری عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔"

پھر یہ کلمہ "لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے بھی خلاف ہے، جس کا معنیٰ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جبکہ قرآنِ مجید نے بیان فرما دیا کہ دعاء اور پکار

بھی عبادت ہے۔ لہٰذا ایسے نعرے لگانے والے ان کی عبادت کرکے کلمۂ توحید ہی کے انکاری اور مخالف ہو رہے ہیں ــــ یا زبان سے جو کچھ اقرار کرتے ہیں، عمل اس کے خلاف کرتے ہیں ــــ اور قرآنِ مجید نے اس حرکت کو منافقت سے تعبیر کیا ہے، اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو شرک و نفاق سے بچائے۔ آمین!

عالم الغیب صرف اللہ ہے!

آج کل بہت سے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اپنے پیروں بزرگوں کو بھی عالم الغیب سمجھتے ہیں، جبھی تو وہ مصیبت میں ان کو پکارتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذہن میں یہ بات موجود ہوتی ہے، وہ جن کو پکار رہے ہیں انہیں معلوم ہے کہ کون، کس غرض کے لیے انہیں پکار رہا ہے ــــ پھر عالم الغیب ہونا خاصہ باری تعالیٰ ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں اس کے بندوں کو شریک کرنا بھی شرک ہے ــــ یوں یہ فاسد عقیدہ ہر پہلو سے مشرکانہ بنتا ہے ــــ ذیل کی قرآنی آیات اس بارے واضح ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرا کوئی بھی عالم الغیب نہیں:

(۱) "وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ۔" (الانعام: ۵۹)

"اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔"

(۲) "وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ۔" (الاعراف: ۱۸۸)

"(اے نبیؐ، آپؐ لوگوں سے فرما دیجئے) اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لیے ہر قسم کی بھلائی اکٹھی کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔"

(۳) "وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔" (الاحقاف: ۹)

"(اے نبیؐ، آپؐ فرما دیجئے) مجھے نہیں معلوم کہ آئندہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائے گا؟)"

(۴) "قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ۔" (النمل: ۶۵)

"(اے نبیؐ!) آپؐ فرما دیجئے، جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں، کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے اور انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے؟"

(۵) "قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ۔"

(الانعام: ۵۰)

"(اے نبیؐ) آپؐ فرما دیجیے، میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے اللہ کی طرف سے آتا ہے!"

سچ ہے ؎

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید من بدانم تو از و باور مدار
مصطفٰےؐ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیلؑ
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

"مِنْ دُوْنِ اللّٰه" سے کیا مراد ہے؟

اُوپر ہم قرآنِ مجید کی آیات سے یہ معلوم کر چکے ہیں کہ "مِنْ دُوْنِ اللّٰه" کو پکارنا ان کی عبادت ہے، اور چونکہ عبادت اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی روا نہیں، اگر کوئی کرے گا تو مشرک ہو جائے گا ——— لہٰذا "مِنْ دُوْنِ اللّٰه" کو پکارنے والے ان کی عبادت کر کے صریحاً شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں ——— اس پر علماءِ سوء و مبتدعین سے اور تو کچھ بن نہیں پڑتا، وہ سادہ لوح عوام کو یہ کہہ کر فریب دیتے ہیں کہ "مِنْ دُوْنِ اللّٰه" سے مراد "بُت" ہیں اور اولیاء اللہ اس زمرے میں نہیں آتے ——— ہم کہتے ہیں کہ قرآنِ مجید نے "مِنْ دُوْنِ اللّٰه" کا لفظ نبی پر بھی بولا ہے، نبی کی ماں پر بھی اور دوسرے بزرگوں کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے ——— آیاتِ

قرآنی ملاحظہ ہوں :

اُوپر ہم سورۃ النحل کی آیت ۲۰ - ۲۱ نقل کر آئے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے کہ :

" اللہ کے سوا جن کو یہ پکارتے ہیں، وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود مخلوق ہیں۔ مُردہ ہیں، زندہ نہیں! اور وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ قبروں سے کب اٹھائے جائیں گے۔"

اب ظاہر ہے کہ "مُردہ" کا لفظ "بتوں" پر نہیں بولا جاتا، بُت تو بُت ہی ہوتا ہے۔ پھر قبروں میں بُت کوئی بھی دفن نہیں کرتا، قبروں میں انسان ہی دفن ہوتے ہیں۔

اسی طرح سورۃ الاحقاف کی آیت ۵ - ۶ اُوپر نقل کی جا چکی ہے۔ آیت ۵ میں "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" کے الفاظ موجود ہیں، جبکہ اس سے اگلی آیت ۶ میں فرمایا:

(ترجمہ) "اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے۔ اور ان کی عبادت سے انکار کر دیں گے۔"

اَب سوچ لیجئے، بُت بیچارے دوستی دشمنی اور اقرار و انکار کیا جانیں؟ —— فافہم وتدبّر!

اور سورۃ الاعراف کی آیت ۱۹۴ میں تو "اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ" فرما کر فیصلہ ہی کر دیا گیا ہے کہ "جن من دون اللہ کو تم پکارتے ہو، وہ تمہاری مثل بندے ہیں!" —— اب بھی اگر کوئی "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" سے صرف بُت ہی مراد لے، تو یہ اس کی مرضی ہے، قرآنِ مجید اس کی تائید نہیں کرتا۔ ہاں بلکہ قرآنِ مجید یہ بتلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کسی کی بھی عبادت کی جائے، وہ "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" میں داخل ہے" اور اس کی عبادت شرک ہے!

مذکورہ بالا آیات کے علاوہ سورۃ الکہف میں ارشاد ہوا:

" اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا۔"

(الکہف : ۱۰۲)

" کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا

کارساز بنائیں گے؟ ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے۔"

یہاں بھی "بندوں" پر "مِنْ دُوْنِیْ" کے لفظ استعمال ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ان بندوں کو کارساز بنانے والوں کو کافر قرار دے کر جہنم کی وعید بھی سنا دی گئی ہے۔

سورۃ المآئدۃ آیت ۱۱۶ میں ارشاد ہوا:

"وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ! — الآیۃ"!

"جب اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰؑ ابنِ مریم، کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ ....."!

اب دیکھ لیجئے، یہاں "مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" کا لفظ حضرت عیسیٰؑ پر بھی بولا گیا ہے جو نبی ہیں، اور آپؑ کی والدہ پر بھی، جو یقیناً ولیہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ شرک کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل ہی نہیں فرمائی — ذرا دیکھیے تو ان "مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" کے بارے قرآن مجید کیا بیان فرما رہا ہے:

"یٰاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ۔ الآیۃ"!

"اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، اسے غور سے سنو، بلاشبہ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے، اگرچہ سب کے سب جمع ہو کر بنانا چاہیں — اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے چھڑا تک نہیں سکتے۔ طالب و مطلوب دونوں ہی کمزور ہیں"!

اب بھی اگر کوئی ولیوں، بزرگوں، پیروں، فقیروں کو پکارے، ان کے نام کی دہائی دے، ان سے مدد چاہے، مشکلات و مصائب میں ان سے فریاد کرے،

انہیں مختار و حاجت روا جانے، ان کی قبروں کے چکر کاٹے، وہاں سجدے کرے، تو یقیناً وہ عقل کے پیچھے لٹھ لیے پھرتا ہے ــــ ایسا شخص خود بھی فریب خوردہ ہے اور دوسروں کو بھی دھوکا دے رہا ہے:

"یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔"

اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے، آمین ــــ وما علینا الا البلاغ!

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمان عاجزؔ

توحید

چکھ لیتا ہے جو ذائقۂ بادۂ توحید
رہتا ہے پسِ مرگ بھی مستانۂ توحید

مومن کی زباں پر ہے سدا نغمۂ توحید
مومن کی تمنا ہے کہ ہو غلبۂ توحید

پیغمبرِ برحق کی زباں چشمۂ توحید
قرآنِ مبین صورتِ گلدستۂ توحید

اے راہ روِ جادۂ توحید، مبارک!
ہے جادۂ فردوسِ بریں جادۂ توحید

توحید ہے اسلام کے ایوان کی بنیاد
شرک ہے سراسر، جو ہے بیگانۂ توحید

حج ہے نہ زکوٰۃ اس کی، نہ روزے نہ نمازیں
بیگانۂ اسلام ہے بیگانۂ توحید

جو زندۂ جاوید ہے اللہ کے نزدیک
وہ کشتۂ توحید ہے، وہ کشتۂ توحید

توحید کے معنی کو سمجھتے ہیں موحد
ہے ان کی زبانوں پہ سدا خطبۂ توحید

جھکتا نہیں انسان وہ، انسان کے آگے
انسان جو ہوتا ہے دلدادۂ توحید

جو نارِ جہنم سے خلاصی کا ہے ضامن
وہ حلقۂ توحید ہے وہ حلقۂ توحید

جو شرک کا پابند ہے، جاہل ہے وہ عاجزؔ
وہ اہلِ خرد ہے، جو ہے دیوانۂ توحید